پہلی بات

پیارے بچو! دنیا میں ایسے افراد کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہے جو صرف اپنی ذہانت کے سبب کامیاب ہوئے ہوں، بلکہ ان کی کامیابیوں کے پیچھے سخت محنت اور اپنی طالب علمی کے زمانے میں بہترین منصوبہ بندی رہی ہے۔ ویسے تو ذہانت ایک ایسی چیز ہے، جو انسان کو قدرت کی طرف سے ایک بہترین عطیہ ہوتی ہے اور ذہانت کو تعلیمی کامیابی کے لیے بہت اہم تصور کیا جاتا ہے، لیکن جب تک سخت محنت نہ ہو اور پڑھائی کے لیے نظام الاوقات مرتب نہ ہو تو انھیں کامیابی تو مل جاتی ہے، لیکن جس بڑی کامیابی کا انھوں نے یا ان کے سرپرستوں نے تصور کیا ہے، وہ ان سے دور ہی رہتی ہے۔ اسی لیے ماہرینِ تعلیم والدین اور سرپرستوں کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ اپنے بچوں کی صرف ذہانت پر بھروسہ رکھنے کی بجائے ان کی شخصیت کو بہتر بنانے اور ان کی کامیاب زندگی کے لیے انھیں بچوں پر بھرپور توجہ دینی چاہیے۔ ساتھ ہی طلبا اور اساتذہ کے درمیان بہتر تعلقات بھی ضروری ہیں۔ چاہے کوئی بچہ کتنا بھی ذہین کیوں نہ ہو، جب تک اس کے اساتذہ سے بہتر تعلقات نہیں ہوں گے، اس سے اس کامیابی کی اُمید کرنا فضول ہے، جو معیار زندگی بلند کرنے کے لیے ضروری ہے۔

بعض بچے ذہین تو ہوتے ہیں، لیکن وہ نہ گھر کی سرگرمیوں میں حصّہ لیتے ہیں، نہ سماجی سرگرمیوں میں اپنے وقت کے حساب سے سرگرم رہتے ہیں اور عموماً گم صم بھی رہتے ہیں، اسی لیے کامیابی ان سے دور ہی رہتی ہے، لیکن جو بچے تعلیم کے علاوہ وقت نکال کر دوسری سماجی اور گھریلو سرگرمیوں میں حصّہ لیتے ہیں، ان کی شخصیت نکھرتی چلی جاتی ہے اور یہی وہ چیز ہے جو ان کے کامیاب انسان بننے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

ہمارے معاشرے میں ایک یہ وبا عام ہوتی جارہی ہے کہ زیادہ فیس والے بڑے اسکولوں میں بچوں کو پڑھایا جائے تو وہ کامیاب ہوں گے، لیکن یہ بات ہر بچے پر صادق نہیں آتی، بلکہ بعض مرتبہ بڑے اسکولوں میں پڑھنے والے بچوں سے چھوٹے اسکولوں میں پڑھنے والے بچے زیادہ کامیاب ہوتے ہیں اور زندگی کی دوڑ میں بھی وہ بڑے اسکولوں میں پڑھنے والے بچوں سے سبقت لے جاتے ہیں۔ اس لیے جیسا کہ ابتدائی سطور میں بتایا گیا ذہانت اور محنت کا چولی دامن کا ساتھ ہے، بچے صرف ذہانت کی بنیاد پر عموماً وہ سب کچھ حاصل نہیں کر پاتے، جس کی ان سے ان کے والدین توقع رکھتے ہیں۔ بلکہ اس کے لیے نظام الاوقات کی ترتیب، محنت اور اساتذہ سے خوشگوار تعلقات کی بڑی اہمیت ہے۔ یہاں یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ تمام ذہین بچے ناکام ہوتے ہیں، لیکن اس کو عمومی طور پر دیکھنا چاہیے اور تعلیمی نظام الاوقات بنا کر ہی آگے بڑھنا چاہیے۔

'بچوں کا ماہنامہ امنگ' اُمنگی بچوں کے خطوں کا منتظر ہے۔

ادارہ